قرآن کریم کے ہر حکم کی پیروی ہی اُسوہ رسول ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍ مارچ ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

یکے بعد دیگرے کئی بیماریاں مجھ پر وارد ہوئیں اور انہوں نے مجھے گھر میں قید کئے رکھا۔ پہلے انفلوائنزہ ہوا۔ پھر پنڈلی پر، پنڈلی کی ہڈی کے سامنے بظاہر معمولی سا زخم آیا لیکن اس میں انفیکشن ہوگئی اور زہر پیدا ہوگیا جو پھیلنا شروع ہوگیا اور اس سے پریشانی ہوئی۔ ڈاکٹروں نے بڑی سخت دوائیاں دیں اور مجھے لٹا دیا۔ مجھے خون میں شکر کی بھی تکلیف ہے۔ عام طور پر شکر ٹھیک رہتی ہے میں تھوڑی سی دوائی کھاتا ہوں لیکن چونکہ لیٹنے کے نتیجہ میں ورزش نہیں ہوتی اور شکر جسم کے کام نہیں آتی اس لئے بیماری زیادہ ہوجاتی ہے۔ چنانچہ ایک تکلیف درمیان میں یہ بھی آگئی اور اس کی وجہ سے دوائی کی مقدار کچھ زیادہ کرنی پڑی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زخم کو تو بالکل آرام ہے اور خون کی شکر میں بھی کافی فرق پڑ گیا ہے۔ الحمد للہ۔ لیکن اس کے بعد پھر اس سردی کا تیسرا انفلوائنزہ کا حملہ ہوا جو کہ بہت سخت تھا۔ اس کا اثر سینے پر زیادہ ہے۔ بلغم اور اس کی دوسری علامتیں موجود ہیں گلے اور ناک پر بھی اثر رہا ہے اب بیماری میں کچھ افاقہ ہے تاہم پورا افاقہ نہیں۔ لیکن چونکہ آپ سے ملے بہت دیر ہوگئی تھی اس لئے اس تکلیف کے باوجود آج میں زور لگا کر جمعہ کے لئے آگیا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح مَیں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں آپ بھی میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور کام کرنے کی

توفیق عطا کرے، ویسے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ جب زیادہ ذمہ واری کا کام ہوتا ہے تو اسی کا فضل مجھے پوری صحت اور تندرستی عطا کر دیتا ہے۔ جلسہ سالانہ سے پہلے بھی مجھ پر انفلوائنزہ کا حملہ ہوا تھا اور وہ بھی کافی سخت تھا لیکن جلسہ کے ایام میں اور آٹھ دس دن بعد تک اتنی اچھی صحت رہی کہ جس کو ہم پوری صحت کہہ سکتے ہیں۔ جلسے کی بڑی ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور جلسے کے موقع پر بڑا وقت دینا پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ نے سارے کام اپنے فضل سے نباہنے کی توفیق عطا کی۔ گزشتہ جلسہ کے دنوں میں میں نے دیکھا کہ مجھے بلاناغہ بیس گھنٹے روزانہ کام کرنا پڑتا تھا اور میری اوسط نیند چار گھنٹے سے زیادہ نہیں تھی اس سے کم ہی رہی لیکن اس کے باوجود مجھے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ خدا نے مجھے طاقت دی ہے اور صحت دی ہے اور جو کچھ خدا نے دیا ہے وہ اس کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ بہرحال انسان خود اپنی ہی کسی غفلت اور کوتاہی کے نتیجہ میں بیمار ہو جاتا ہے مثلاً جیسا کہ میں نے بتایا ہے مجھے معمولی سا زخم تھا شام کے وقت گھر میں ہی چوٹ لگ گئی تھی۔ میں نے سوچا کہ صبح کے وقت دوائی لگالیں گے مگر اس کو جو بارہ گھنٹے دے دیئے اس میں زہر اور انفیکشن پیدا ہوگئی۔ اگر شام کو ہی کوئی علاج ہو جاتا تو شاید یہ تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔ بہرحال اپنی غلطی کا خمیازہ بھگتا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تکلیف سے آرام ہے۔

آج میں مختصراً دوستوں کو یاددہانی کے طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ انسانی زندگی میں ایک انقلاب عظیم آ گیا ہے اور اسے بے حد بشارتیں بھی دی گئی ہیں اور اس پر ذمہ داریاں بھی ڈالی گئی ہیں۔ سب سے بڑی بشارت ہمیں یہ دی گئی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کر سکتا ہے اور قیامت تک آنے والی نسلیں خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے مواقع رکھتی ہیں اور ذمہ داری یہ ڈالی گئی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں یاددہانی کرائی گئی کہ ہر برکت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی مل سکتی ہے۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۳۵) اور کوئی برکت خواہ چھوٹی ہو یا بڑی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے در سے منہ موڑ کر اور آپ کے مقابلے میں کھڑا ہو کر اور آپ کے خلاف نشوز کی راہ اور استکبار

کی راہ اور خودی کی راہ کو اختیار کر کے نہیں مل سکتی۔ اب جو کچھ مل سکتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی مل سکتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین ہیں ان کی ذات ہمارے اور ہمارے رب کے درمیان کھڑی ہوگئی ہے بلکہ ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے ذریعے اور آپ کے اسوہ کے طفیل انسان پر اپنے رب تک پہنچنے کے لئے اور وصالِ باری کے لئے ایک بہت بڑی شاہراہ کھولی گئی ہے اور جو تنگ راہیں پہلے زمانوں میں تھیں انہیں کشادہ کر دیا گیا ہے اور جو عام راستے تھے انہیں شاہراہیں بنا دیا گیا ہے۔

قرآن کریم نے یہ اعلان کیا ہے کہ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو تو تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کر لو گے۔ اور جنہوں نے چوبیس گھنٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیا اور آپ کی زندگی کا مشاہدہ کیا انہوں نے اسوۂ رسول کے متعلق ہمیں یہ بتایا کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن قرآن کریم کے ہر حکم کی پیروی اسوۂ رسول ہے۔ آپ کا اسوہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو کہا وہ آپ نے کر دکھایا۔ آپ نے انسان کو دو باتیں بتائیں ایک تو یہ کہ میری پیروی کرتے ہوئے تمہیں بھی قرآن کریم کے ہر حکم کی اتباع کرنی پڑے گی اور دوسرے یہ کہ یہ انسان کے لئے کوئی ناممکن بات نہیں ہے بلکہ انسان کو اس کی طاقت دی گئی ہے۔ جو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لے کر آئے وہ دینِ فطرت ہے۔ پس یہ دین اور جو فطرت انسان کو دی گئی ہے وہ فطرت اور جو قوانین عالمین کام کر رہے ہیں جن کو ہم قانون قدرت بھی کہتے ہیں یا صوفیاء اور عارفین کی اصطلاح میں جنہیں ہم خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں کا نام دیتے ہیں یہ سب ایک ہی چیز سے وابستہ ہیں۔ یہ ایک ایسا منطقی ہول (Whole) ہے جس کے اندر کوئی رخنہ نہیں اور اس کی وجہ سے انسان کو فطری طور پر یہ طاقت ملی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر سکے۔ قرآن کریم نے ایک طرف تو یہ زور دیا کہ قرآن کریم کے تمام احکام کو مشعل راہ بناؤ اور ان پر عمل کرو جس طرح کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر عمل کیا اور دوسری طرف اس بات پر زور دیا کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرۃ:۲۸۷) کہ اس اعلان کے ذریعہ کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا

گیا۔ غرض خدا تعالیٰ کا پیار امت محمدیہ میں جس طرح پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو ملتا رہا اسی طرح آج بھی مل رہا ہے اور قیامت تک ملتا رہے گا۔ کوئی فلسفہ فلسفیانہ دلائل کے ذریعہ اور کوئی سائنس سائنسی تحقیق کے نتیجہ میں اور کوئی مذہبی خیال اپنے خیالات کی وجہ سے اس دروازے کو بند نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے پیار کا ایک بہت بڑا سمندر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نتیجہ میں نوعِ انسانی کے لئے ممکن بنا دیا ہے۔ پس اسے پانا ممکن ہے اور اگر ہم خود اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں تو کوئی ہمیں اس سے باز نہیں رکھ سکتا لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ (المآئدة:۱۰۶) مگر یہ درست ہے کہ ہر انسان نے اپنے لئے کوشش کرنی ہے لیکن یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ کا پیار پہلے ملتا تھا اب نہیں مل سکتا یہ غلط ہے۔ خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کی خاطر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا اور اس وجہ سے کہ نوع انسانی خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ چیخ وپکار میں گزریں، یہ دعائیں کرتے ہوئے کہ اے خدا! نوعِ انسانی پر رحم کر اور اپنے پیار کے دروازے ان پر کھول اور اس پیار کے حصول کے امکان کا اعلان فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (اٰل عمران:۳۲) میں کیا گیا ہے اور پھر قرآن کریم نے اعلان کیا کہ ہمارا پیدا کرنے والا رب بے کس اور قدرتوں سے عاری نہیں بلکہ بڑی قدرتوں والا ہے اور وہ گونگا نہیں بلکہ بولتا ہے اور وہ اپنی صفات کے ہزار جلووں سے اپنے پیار کا اظہار کرتا ہے۔ کسی انسان کا یہ خیال کرنا کہ انسان انسان سے پیار کرے تو وہ اپنے پیار کا اظہار کرتا ہے لیکن اگر خدا تعالیٰ کسی سے پیار کرے تو وہ خاموش بیٹھا رہے گا اور اپنے پیار کا اظہار نہیں کرے گا۔ یہ بات ہماری سمجھ میں تو نہیں آتی۔ جن کی سمجھ میں یہ غلط بات آتی ہو ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح سمجھ عطا کرے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر کے اپنی زندگی خوشیوں سے بھر سکتے ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بھی کہا ہے اور یہ بھی آپ کا اسوہ ہے کہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہ سمجھو کہ جنت کے دروازے خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں کھل سکتے۔ اپنے زور سے تو کوئی فرشتوں کو ہاتھ مار کر پرے ہٹا کر جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ جب تک خدا تعالیٰ کا

فضل کسی پر اپنی رضا کی جنتوں کے دروازے نہ کھولے کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔
پس ہر احمدی کی یہ خواہش ہونی چاہئے اور ہم میں سے ہر ایک کی یہ دعا ہے کہ جس وصل الٰہی اور محبت الٰہی کے حصول کا امکان ہمیں بتایا گیا ہے اور جس کی ہمیں بشارت دی گئی ہے اور جو عظیم نعمت ہمارے لئے مقدر کی گئی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اپنی فطرتی استعدادوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے اس پیار کو حاصل کریں اور اپنی زندگی کے مقصد کو پالیں اور وہ لوگ جو اسلام سے دور ہیں اور جو سمجھ نہیں رہے اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا کرے اور ہمیں یہ توفیق عطا کرے کہ ہم اسلام کے پیغام کو اس رنگ میں ان تک پہنچا سکیں کہ وہ اسے سمجھیں اور ہمارے ساتھ شامل ہوکر خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بنیں اور اس کی وحدانیت کے ترانے گانے والے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے ہو جائیں۔ آمین

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)